الولی حیدرآباد
زیرِ اہتمام شائع ہوا۔

ان تصانیف کے علاوہ بھی مولانا مفتی عبدالغفور مفتون ہمایونی کی متعدد مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف وتالیفات ہیں جو کتب ورسائل کی صورت میں ہیں۔ اور یہ ہمارا قومی ورثہ ہیں۔ ان پر تحقیق کرنا اوران کی اشاعت کا اہتمام کرنا اہل سندھ کا قومی فریضہ ہے۔

حواشی

۱ ماہنامہ شریعت سکھر سوانح حیات نمبر اکتوبر ۱۹۸۱ء ص ۱۴۴، مرتبہ عبدالوہاب چاچڑ ہی۔

۲ تذکرہ مشاہیر سندھ، حصہ اول مولفہ مولانا دین محمد وفائی، مقدمہ وحواشی سید حسام الدین راشدی ص ۲۳۰، ناشر سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد ۱۹۷۴ء۔

۳ علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"شمالی سندھ میں تین مدرس ہمایوں اور شہدادکوٹی ایسے تھے جن کے مدارس ان علاقوں میں مشہور تھے۔ ایک قصبہ گڑھی یسین میں مولانا محمد قاسم کا بہت بڑا مدرسہ تھا۔ مولانا محمد قاسم نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محمد ہاشم گڑھی یسینی شاگرد مدرسہ شہدادکوٹ سے حاصل کی تھی اور بعد میں آخر تک ہمایون کے مدرسہ میں مولانا مفتی عبدالغفور ہمایونی سے حاصل کی تھی۔ اوران کا گڑھی یسین میں مدرسہ تھا۔"

(شذرات ص ۷، مشمولہ ماہنامہ الولی حیدرآباد سندھ، اپریل مئی ۱۹۹۱ء)

۴ شریعت سوانح حیات نمبر ص ۱۴۵۔ تذکرہ مشاہیر سندھ حواشی ص ۲۳۵، ۲۳۶ سہ ماہی مہران حیدرآباد سوانح نمبر ۱۹۵۷ء (ص ۸۶) مرتبہ ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد/کراچی۔

۵ شریعت سوانح حیات نمبر ص ۱۴۵۔

۶ تذکرہ مشاہیر سندھ حصہ اول ص ۲۲۹۔

۷ مہران سوانح نمبر ص ۸۶۔

۸ تذکرہ مشاہیر سندھ حصہ اول ص ۲۳۰ – ۲۳۱۔

(بقیہ: صفحہ ۴۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

صداقت کا اثر

سورۂ برائت کی تفسیر میں امام فخرالدین رازیؒ نے یہ واقعہ تحریر کیا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں، مگر کیا کروں زنا، شراب، چوری، اور جھوٹ کی چاٹ کچھ ایسی پڑ گئی کہ جا نہیں سکتی، قبول اسلام کے بعد اگر آپ نے یہ حکم صادر فرمایا کہ تیرے اندران میں سے ایک لت بھی رہنے نہ پائے تو حضور میرے لیے سخت مصیبت کا سامنا ہوگا۔ ہاں اگر ان میں سے کوئی ایک عیب چھوڑ دینے کی مجھے تلقین کی جائے تو میں اس کے لیے بسروچشم تیار ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھانے کے بعد اسے یہ نصیحت کی کہ بس تو کسی حال میں بھی جھوٹ نہ بولنا۔ چنانچہ یہ شخص اس نصیحت پر کاربند ہوگیا۔ دربار نبوی سے واپس آنے کے بعد اس نے زنا کا ارادہ کیا تو معاً یہ خیال آیا کہ جھوٹ تو میں کسی قیمت پر نہیں بول سکتا۔ اگر کل کلاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ تو نے قبول اسلام کے بعد تو نے زنا کا ارتکاب تو نہیں کیا تو بات نہ کہہ سکوں گا نہ چھپا سکوں گا۔ اگر اقبالِ جرم کرلوں گا تو شرعی حد جاری ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اور اگر بات چھپاؤں گا تو میں نے جو عہد کیا ہے ٹوٹ جائے گا۔ غرض اس خیال نے اسے زنا سے باز رکھا۔ شراب اور چوری سے بھی اسے نفرت ہوگئی۔ یہ شخص دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا اور عرض کیا کہ:

- حضورؐ! صدق مقال کی بدولت معصیت کے تمام دروازے قدرت نے مجھ پر بند کر دیئے۔

جو لوگ بات بات پر جھوٹ بولتے ہیں، اس روایت پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔

گلدستہ سادات امروہہ

امروہہ (ضلع مرادآباد۔ یوپی) کا ایک مردم خیز قصبہ ہے۔ برصغیر پاک وہند کی علمی، تہذیبی، مذہبی، سیاسی تاریخ میں اس کا نام ہمیشہ سربلند رہا ہے۔ اس کے فرزندوں نے علم وعمل کے ہر دائرے میں عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں۔ امان علی نقوی شجر اور مستجاب احمد نقوی نے اس قصبے کے خاندانوں کے حوالے سے اس کی ایک ایسی جامع علمی تہذیبی اور معاشرتی، سیاسی تاریخ مرتب کر دی ہے کہ ابھی تک اس کی مثال موجود نہ تھی۔

"گلدستہ سادات امروہہ" چھ ابواب اور ان کے ذیلی دس حصص اور ایک ضمیمہ پر مشتمل ہے یہ نسبی تذکرہ حسنی و حسینی سادات کے صوفی بزرگوں اور ان کے اخلاف کے سوانح و اذکار اور شجروں کے گوشواروں پر مشتمل ہے۔

اس کے پہلے باب میں نسب کی تعریف اور امروہہ کے متوطنہ ہاشمی خاندانوں یعنی عباسی، علوی، عقیلی اور جعفری (حضرت جعفر طیار کی اولاد) کا مختصراً ذکر شامل ہے۔

کتاب چوں کہ صوفی بزرگوں کے سوانح اور ان کے خانوادوں کے اذکار اور شجرات کی آئینہ دار ہے اس لیے اجمالاً تصوف کے موضوع کو بھی قلم بند کیا گیا ہے۔ جس میں شریعت اور طریقت کے باہمی تعلق کی وضاحت کے ساتھ۔ اس کی تعریفات، تعلیمات اور اکابر صوفیائے کرام جیسے حضرت امام غزالی، حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی، نجیب الدین عبدالقادر سہروردی، حضرت شیخ محی الدین ابن عربی المعروف شیخ اکبر اور شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے مختصر حالات اور ان کی تعلیمات کا ذکر شامل ہے۔

شریعت و طریقت کے باہمی رشتہ کی نسبت سے مختصراً فقہی مبادیات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اسی میں شیعہ تصوف اور اس کی نسبت سے فقہ جعفریہ زیر بحث آئے ہیں۔ اور اس بحث کی روشنی

میں شیعی تصوف کے وجود اور عدم سے نہایت مفید بحث کی گئی ہے۔

دوسرا باب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سیرت مبارک نیز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے امام علی نقی اور ان کے پسر حضرت جعفر ثانی ملقب بہ کذاب تک کے گیارہ بزرگوں کے مختصر حالات پر مشتمل ہے آخر میں ان گیارہ شخصیات کے سوانح کو ایک گوشوارہ میں سمو دیا گیا ہے۔

تیسرے باب کا حصہ اول سہروردی سلسلے کے نقوی سادات امروہہ کے جد اعلیٰ سید شرف الدین شاہ ولایت امروہہ کے سوانح پر مشتمل ہے جس میں حضرت ممدوح کی بعض اولاد کے اس دعوی کی تاریخی شواہد کے ساتھ اس امر کی پرزور تردید کی گئی ہے۔

"کہ روحانی تعلیم کے لیے ان کے امام غائب موجود تھے اور زندہ شخصیت جن سے بیعت کی ضرورت ایک شیعہ عارف یا صوفی کی ہونی چاہیے تھی۔ وہ شاہ ولایت کے لیے موجود تھی چنانچہ ان کی بیعت میں رہ کر شاہ ولایت نے تمام کشف وکرامت حاصل کیں"۔

یعنی شاہ ولایت صاحب امام مہدی، (امام غائب) سے بیعت ہیں اور تمام کشف وکرامات انھیں سے حاصل کیں۔

اس باب کے دوسرے حصہ میں شاہ ولایت امروہہ کے فرزند اکبر قاضی سید امیر علی کے سوانح قلم بند کیے گئے اس میں بھی قاضی امیر علی کے شیعہ ہونے کے دعوے کی تاریخی شواہد کے ساتھ معروضی انداز میں پرزور تردید کی گئی ہے۔

اسی باب کے حصہ سوم میں حضرت شاہ ولایت امروہہ کے فرزند اصغر سید عبدالعزیز صاحب کے سوانح مذکور ہیں جو ماقبل تذکروں میں مذکور سوانح کے مطالعہ کے بعد بہت تحقیق سے قلم بند کیے گئے ہیں۔ ان سوانح میں سید عبدالعزیز صاحب کی کسی فیروز شاہ بادشاہ کی دختر سے شادی کی روایت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور نتیجہ یہ نکالا ہے کہ اگر کسی فیروز شاہ بادشاہ کی دختر سے شادی ہوئی ہو تو وہ ہرگز فیروز تغلق نہیں ہو سکتا۔

اس باب سوم کے حصہ چہارم میں سید محمود سالار اور قاضی بدھ کے سوانح اور ان کے سلف واخلاف پر سیر حاصل بحث کے بعد ان کے قاضی سید امیر علی کی اولاد میں ہونے کے تاریخی شواہد کے